مکۂ مکرمہ کی
شان و عظمت

05-July-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

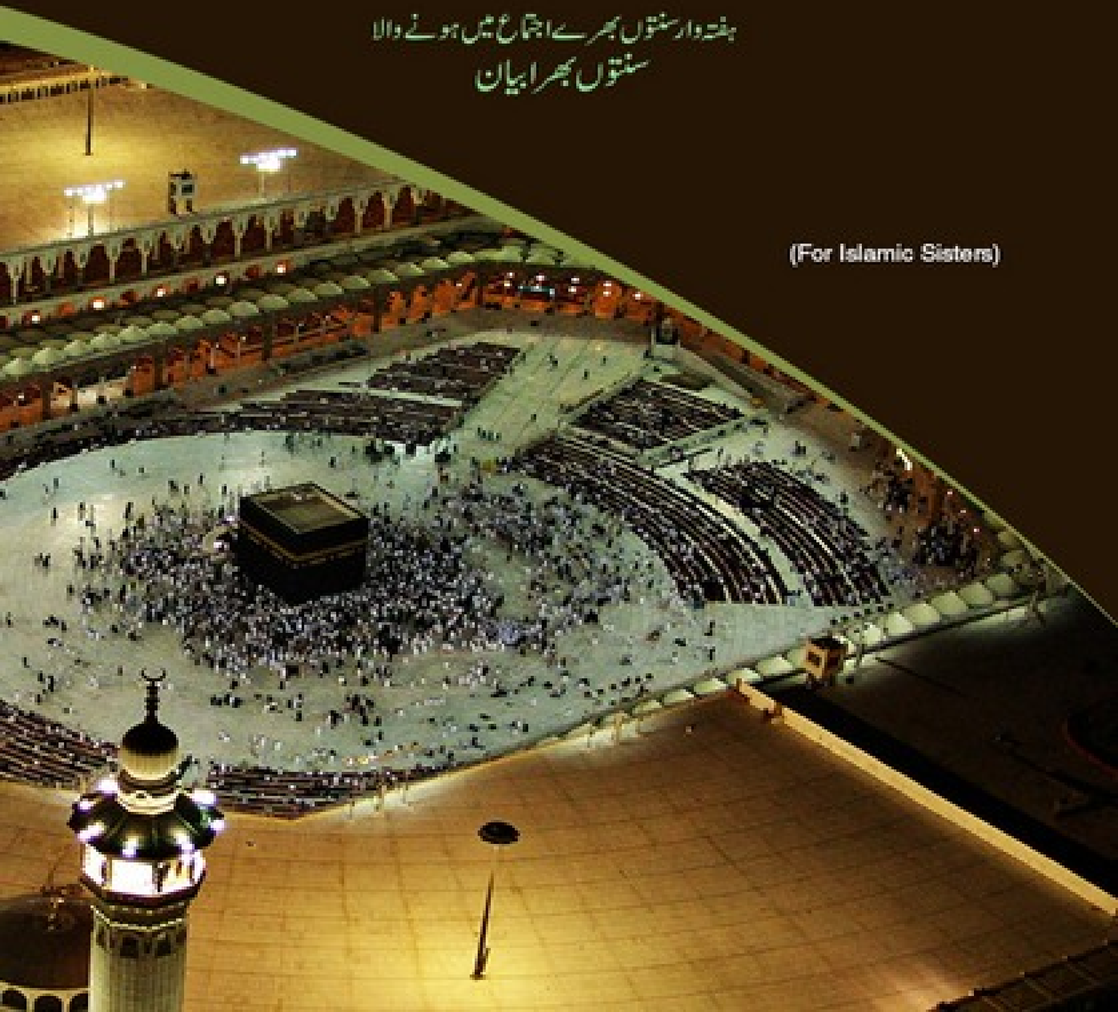

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شَوق و مَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بَدْرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طَیْبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکثرت رونے والا حاجی

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** کے صَفْحَہ نمبر 118 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بُہَیْم عِجلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رَفِیقِ سفر بنادیجئے۔ چُنانچہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سَفَرِ مدینہ پر آمادہ کرلیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرت سَیِّدُنا بُہَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میں نے حَیرت سے کہا: خدا کی قسم! میں نے کُوفَہ بھر میں اُن جیسا بااَخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخِر کیا وجہ ہے کہ تم اُن کی

ہمراہی سے خود کو محروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سُنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے اُن کے ساتھ میرا سفر خوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ وہ بہُت اچّھے بُزرگ ہیں، اُن کی صحبت تمہارے لیے بہت فائدہ بخش ہوگی، وہ مان گیا، جب سفر کے لیے اُونٹوں (Camels) پر سامان لادا جانے لگا تو حضرت سَیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہوگئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داڑھی مبارک اور سینہ اشکوں سے تَر ہوگیا اور آنسو زمین پر ٹَپ ٹَپ گرنے لگے۔ میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سَفر کی شُروعات ہے اور اِن کا یہ حال ہے، خدا جانے آگے کیا عالَم ہوگا! میں نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے کہا: گھبرائیے نہیں سفر کا مُعامَلہ ہے، ہوسکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رورہے ہوں اور آگے چل کر قرار آجائے۔ حضرت سَیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ (اللہ پاک کی قسم)! ایسی بات نہیں، اِس سَفر کے سبب مجھے "سَفرِ آخِرت" یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں اِن کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں اِن کا سفر حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی اور سَیِّدُنا سلام اَبُو الْاَحْوَص رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ ہر دو حضرات بھی بہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ اِن کی ترکیب خوب رہے گی اور مِل کر خوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخِر کار وہ اِن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر روانہ ہوگیا۔ حضرت سَیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے اُن کی واپَسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس نے بتایا: اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے، میں نے اِن جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود (نَفْل) روزے رکھتے اور میری بے حد خدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو اِن کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب

کیا ذِہن ہے ؟ کہا: پہلے پہل میں بلکہ دیگر قافلے والے بھی اِن کے رونے کی کثرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہستہ آہستہ اِن کی صُحبت کی بَرَکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور اِن کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت سَیِّدُنا بُھَیْم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بہت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکْرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اُس کے آنسو بہت جلد بہ جایا کرتے تھے۔ اللہ پاک تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (البحر العمیق، ۱/۳۰۰ مُلَخَّصًا)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

ذِکرِ مَحَبَّت عام ہے لیکن سوزِ مَحَبَّت عام نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مَدَنی حاصل ہوئے، مثلاً بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر وَقْت یادِ الٰہی میں اَشکبار رہا کرتے تھے، رِقّت و سوز اُن پر طاری رہتا تھا، جب اُنہیں معلوم ہوتا کہ اُنہیں بھی اللہ پاک کی بارگاہ سے بلاوا آیا ہے تو یہ خوشخبری سُن کر اُن کی گریہ وزاری میں مزید اِضافہ ہو جاتا اور اُنہیں سَفرِ آخرت کی یاد تڑپانے لگتی۔ یہ حضرات سَفرِ مدینہ کے دوران جہاں مُختلف عبادات کا سلسلہ جاری رکھتے وہیں یہ خوبی بھی اُن کے وُجود کا حِصّہ ہوتی کہ بظاہر بدنی اور مالی لحاظ سے کمزور ہونے کے باوُجود بھی اللہ پاک کے مُقَدَّس گھر کے مہمانوں (Guests) کی خیر خواہی میں کوئی کمی باقی نہ رکھتے، اے کاش! یادِ الٰہی میں آنسو بہانے، فکرِ آخرت میں تڑپنے، نَفْل روزے رکھنے اور حاجیوں کی خیر خواہی کرنے کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ اِس حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی ملا کہ جب کبھی قسمت کا ستارہ چمکے، سَفرِ حج و زیارتِ مدینہ کا سُنہری موقع مُیَسَّر آئے تو اِس مبارک سفر میں ہمیں ایسوں

کی صحبت اِختیار کرنی چاہئے جن کی بَرَکت سے عمل کا جذبہ بڑھے، سَفر کے آداب پُوری طرح بجالانے میں مدد ملے، دل نَرم ہو جائے، دردِ مدینہ ملے، دل میں خوفِ خدا و فکرِ آخرت بیدار ہو، طبیعت نَفْل عبادات بجالانے کی طرف مائل ہو اور تلاوتِ قرآن کا ذَوق و شَوق نصیب ہو۔ اَحادیثِ کریمہ میں اچھے لوگوں کی ہمنشینی اِختیار کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحَظَہ کیجئے، چنانچہ

اچّھی صحبت اور دوستی اِختیار کرنے کی ترغیب

(1) اِرْشاد فرمایا: بڑوں کے پاس بیٹھا کرو، عُلَمَا سے باتیں پوچھا کرو اور حکمت والوں سے میل جول رکھو۔ (معجم کبیر، سلمة بن کھیل عن ابی جحیفة، ۱۲۵/۲۲، الحدیث: ۳۲۴)

(2) اِرْشاد فرمایا: اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ تجھے یاد دلائے۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، باب من امر بصحبته۔۔۔الخ، ۱۶۱/۸، حدیث: ۴۲)

(3) اِرْشاد فرمایا: اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اُسے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (جامع صغیر، حرف الخاء، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَیْتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں، اِس

مقصد کے حُصول کی خاطر بیسیاں (کمیٹیاں) ڈالتے ہیں، اپنی حلال کمائی میں سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتے ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فَرِیضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گے، اپنا حالِ دل سُنائیں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مَکّۂ مُکَرَّمہ کی حُدود میں داخل ہوجائے گا جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب عَرض کی اِبراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو اَمان والا کردے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرْشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ ۳۰، البلد: ۱ تا ۲) ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مُفَسِّرِینِ کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکر فرمائی ہے وہ مَکّۂ مُکَرَّمہ ہے۔ اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ

پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اور آپ کا مَقام ومَرتَبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقۡسِمُ بِھٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔(شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔الخ، ۴۹۳/۸، فتاویٰ رضویہ، ۵۵۶/۵)

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اپنے مَشۡہُور زمانہ نَعۡتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مَرتَبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو مِلے نہ کسی کو مِلا   کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بَقا کی قسم

(حدائق بخشش، ص۸۰)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی شان و عظمت کی گواہی دے رہا ہے اِسی طرح مُختلف اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے عظیمُ الشّان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سنیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مُقدَّس شہر کی شان و عظمت مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

مکے مدینے کی خُصوصِیَّت

اِرشاد فرمایا: لَایَدۡخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الۡمَدِیۡنَۃَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہوسکے گا۔(مسند امام احمد، ۸۵/۱۰، حدیث: ۲۶۱۰۶)

یاربّ ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے   اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز   کرلیں کبھی طَیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۷۰)

مکے کی گرمی پر صَبْر کی فضیلت

اِرشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَعَلٰی حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے کی گرمی پر صَبْر کرے جہنَّم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔(اخبار مكة، ۳۱۱/۲، حدیث: ۱۵۶۵)

اِمتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر　　صَبْر کر تُو صَبْر کر ہاں صَبْر کر بس صَبْر کر

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۸۷)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نِیَّت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی وہ بروزِ قِیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔(مصنف عبدالرزاق، ۱۷۴/۹، حدیث: ۱۷۴۷۹)

بہترین زمین

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عَدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ حَزْوَرَہ کے پاس اپنی اُونٹنی پر بیٹھے فرما رہے تھے: اللہ پاک کی قسم! تُو اللہ کی زمین میں بہترین زمین ہے اور اللہ کی تمام زمین میں مجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا پاک کی قسم! اگر مجھے اِس جگہ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔(ابن ماجه، ۵۱۸/۳، حدیث: ۳۱۰۸)

شارِحِ بُخاری مفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ اِرشاد ہجرت کے وَقْت کا ہے، اُس وَقْت تک مدینۂ طَیِّبہ حُضور اَقدس صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف نہیں ہوا تھا، اُس وَقْت تک مَکّہ پوری سَر زمین سے افضل تھا مگر جب حُضور صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ طیّبہ تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصِل ہو گیا۔(نزہۃ القاری، ۲/۷۱۱)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" ص236 پر ہے: عرض: حُضُور! مدینہ طَیِّبہ میں ایک نَماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکّہ مُعظمہ میں ایک لاکھ کا، اِس سے مکہ مُعظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے؟ ارشاد: جَمْہور حَنفیہ (یعنی اکثر حنفی علماء) کا یہ ہی مسلک ہے اور امامِ مالِک رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے نزدیک مدینہ افضل اور یہی مذہب امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کا ہے۔ ایک صحابی (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ) نے کہا: مکّہ معظمہ افضل ہے۔(سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ نے) فرمایا: کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینہ سے افضل ہے! اُنہوں نے کہا: وَاللہ! بَیْتُ اللہ وحَرَمُ اللہ۔ فرمایا: میں بَیْتُ اللہ اور حَرَمُ اللہ (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکہ، مدینے سے افضل ہے؟ اُنہوں نے کہا: بخدا خانۂ خدا و حرمِ خدا۔ فرمایا: میں خانۂ خدا و حرمِ خدا (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینے سے افضل ہے؟ (موطّا، ۲/۳۹۶، حدیث: ۱۷۰۰) وہ (صحابی) وُہی کہتے رہے اور امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ) یہی فرماتے رہے اور یہی میرا (یعنی اعلیٰ حضرت کا) مسلک ہے۔ صحیح حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔(بخاری، ۱/۶۱۸، حدیث: ۱۸۷۵) دوسری حدیث نَصِّ صریح ہے کہ فرمایا: اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ یعنی مدینہ مکّے سے افضل ہے۔(مُعْجَم کبیر، ۴/۲۸۸، حدیث: ۴۴۵۰)

مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ ۔۔۔ حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۰)

حُرمت والا شہر

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! اِس شہر کو اُسی دن سے اللہ پاک نے حَرَم بنا دیا ہے جس دن آسمان و زمین پیدا کیے لہٰذا یہ قِیامت تک اللہ پاک کے حرام فرمانے سے حرام (یعنی حُرمت والا) ہے۔ (ابن ماجہ، ۳/۵۱۹، حدیث: ۳۱۰۹)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے   بارِش اللہ کے کرم کی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھے رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رورو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہوگا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یانبی   پھر نظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یانبی!

کررہے ہیں جانے والے حج کی اب تیّاریاں   رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یانبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۷۷،۳۷۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حَرَمَینِ شَرِیفَین کی حاضِری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کرنا بے حد مفید ہے، یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی مَحَبَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے فُیُوض وبَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حِصَّہ شہرِ محبوب کی خوشبودار وخوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال اِسْتِقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے، چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** کے صَفْحہ 198 پر ہے: (قُطبِ مَکَّۂ مُکَرَّمہ) حضرت مولانا عبدُالْحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہند کے باشِندے اورجَلیلُ القَدْر عالِمِ دین تھے، چالیس (40) سال سے زائد مکّے شریف میں رہائش اِختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں (9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وَقْت مولیٰ تعالیٰ نے ایسی قُوَّت (Energy) عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۹۸ ملخصًا)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مَکَّہ مدینہ دکھا یاالٰہی

شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سُنا آپ نے !قُطبِ مَکَّۂ مُکَرَّمہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مُہاجِر مَکّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ کریم کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوُجود یہ کہ اِنتہائی بیمار ہیں، بستر پر تشریف فرما ہیں، چلنے پھرنے سے عاجز ہیں اور کمزوری (Weakness) حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ اُن کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، حج کی سعادت حاصِل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عُروج پر تھی، گویا کہ اُن کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جیوں میں عالَمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۴)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حَرَمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زَم زَم شریف پی کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اِظہار کردیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کُھلا، دریائے رَحمت جوش میں آیا، اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللہ پاک کے کرم سے اُنہیں ایسی قُوّت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عَرَفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت پانے میں بھی کامیاب ہوگئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
گِردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرَفات دکھایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بَیان کردہ حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی ملا کہ آبِ زم زم وہ بابَرَکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قَبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بَیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

بَرکاتِ آبِ زَم زَم

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اُس مقْصَد کے لئے ہے، جس مقْصَد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اُسے شِفا کی غَرَض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شِفا دے گا، اگر تم اُسے پناہ حاصِل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ کریم تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اُسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ (اِس حدیثِ پاک کے راوِی بَیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ کریم! میں تجھ سے نفع دینے والا عِلْم، کُشادہ رِزْق اور ہر بیماری سے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لماشرب لہ، ۱۳۲/۲، حدیث: ۱۷۸۲)

آیئے! زم زم شریف کی حَیرت انگیز بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک اِیمان افروز واقعہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

زم زم سے علاج ہو گیا

حمزہ بن واصِل اپنے والدِ گرامی سے نَقْل کرتے ہیں: حَرَمِ مُحْتَرَم میں ایک آدَمی نے سَتّو کھائے، اُس

میں سُوئی(Needle) تھی جو کہ حلْق میں چُبھ گئی اور اُس کی جان پر بن گئی، لاکھ جَتَن (کوشِش) کرنے کے باوُجُود آرام نہ ہوا، اُس نے کراہتے ہوئے کہا: میرا آخِری علاج زم زم ہے، **مجھے آبِ زم زم پلاؤ اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ چُنانچِہ اُسے آبِ زم زم پلایا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **آبِ زم زم شریف کی بَرَکت سے اُسے صِحّت مل گئی۔** راوی کہتے ہیں: میرے والِد صاحِب نے اُس آدمی کو کئی دن بعد حرم شریف میں دیکھا کہ وہ پُر سُکون اور مکمَّل صِحّت یاب ہے۔ (شفاء الغرام، ۳۳۸/۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شہر مکّہ کو صِرف یہی ایک شَرَف حاصِل ہوتا تو بھی اِس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارک سر زمین پر بَیْتُ اللہ شریف جَلْوہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نُور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں کیونکہ اِس مُقَدَّس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکّے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مَکّۂ مُکَرَّمہ کی چند خُصوصیات

امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** میں مکّے شریف کی دلنشین خُصوصیات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ☆ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف

میں پیدا ہوئے، ☆پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ☆یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے، ☆مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نمازوں کے برابر ہے، ☆آبِ زم زم کا کُنواں ☆حَجرِ اَسود ☆مقامِ اِبراہیم ☆اور ☆صَفا مَروہ یہیں ہیں، ☆مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ☆دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ☆جو اِس شہر مُقدّس میں داخِل ہو جائے اَمن پانے والا ہو گا، ☆دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صَبْر کر لینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، ☆یہاں غارِ حِرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، ☆یہاں پر ہر موسِم کے پھل (Fruits) ملتے ہیں، ☆مِعراجُ النَّبی اور ☆چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ☆دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیس یہیں واقع ہے، ☆ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہاں اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس گزارے، ☆ حضرت سَیِّدُنا امام مَہدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظُہور مکّے شریف میں ہی ہو گا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۰۰ ملخصًا)

مکّے کی حَسِیں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صُبْح دل آرا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”گھر درس“

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مکے مدینے کی زیارت اور وہاں کے نُور بار مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی کڑھن بڑھانے اور اچھوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں اپنا حصہ ملایئے، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"گھر درس"** بھی ہے۔ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سُنّت دینے یا سُننے کی ترکیب فرمایئے (جس میں نامحرم نہ ہوں)۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔ (دورانیہ 7 مِنَٹ ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر درس کی بَرَکت سے علمِ دِین حاصل کرنے کا ثَواب ملتا ہے اسی طرح گھر درس بھی ظاہری و باطنی اخلاق سنوارنے اور اچھی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں گھر درس شروع کرنے کی نیت فرمالیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے، آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

گناہ کو گناہ سمجھنے کا شعور مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن نمازیں قضا کر ڈالنے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھیں۔ افسوس! انہیں گناہ کو گناہ سمجھنے کا بھی احساس نہ تھا۔ انہیں دنیاوی آسائشیں میسر ہونے کے باوجود قلبی سکون نصیب نہ تھا۔ وہ عجیب بے چینی اور گھٹن کا شکار رہتی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں سُکونِ قلب اس طرح ملا کہ چند اسلامی بہنوں کی دعوت پر انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی۔ وہاں بیان سُنا، اپنے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا اور دعا مانگی اور رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی تو انہیں ایسا محسوس ہوا گویا ان کے دل سے کوئی بوجھ اُتر گیا ہے اور اسے قرار نصیب ہو گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے وہ نہ

صرف مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئیں بلکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطّاریہ بھی بن گئیں۔ (میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟، ص۱۹)

" اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروا دیں۔"

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص٦٤٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے بابرکت مقامات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں۔ آیئے! چند بابرکت مقامات کا تذکرہ سنتی ہیں، چنانچہ

مسجدِ جِعِرَّانہ

مسجدِ جِعِرَّانہ: مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے جانبِ طائف تقریباً 26 کلومیٹر پر واقع ہے۔ فتحِ مَکَّہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپَسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے عُمرے کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن ماھَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرّانہ سے 300

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عُمرے کا اِحرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مقامِ) جِعِرّانہ پر اپنا عَصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔ (بلد الامین، ص ۲۲۱، اخبار مکہ، ۶۹/۵، ۶۲) مشہور ہے کہ اِس جگہ پر کُنواں ہے۔ سَیِّدُنا اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف سے واپسی پر یہاں قِیام (Stay) کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 28 شَوَّالُ الْمُکَرَّم کو یہاں سے عُمرے کا اِحرام باندھا تھا۔ (بلد الامین ص ۲۲۰، ۲۲۱) اِس جگہ کی نسبت قُرَیْش کی ایک عَورَت کی طرف ہے جس کا لقب جِعِرّانہ تھا۔ (ایضاً ص ۱۳۷) عوام اِس مقام کو "بڑا عُمرہ" بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُرسوز مَقام ہے، جیسا کہ

100 سے زائد بار دیدارِ مُصْطَفٰے

مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَخبارُ الاَخیار" میں نَقْل کرتے ہیں: میرے پیر و مرشِد حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ الوہّاب مُتَّقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ (ج۔عِ۔را۔نہ) سے ضَرور عُمرے کا احرام باندھنا، یہ ایسا مُتَبَرَّک (م، تَ، بَر، رَک یعنی بَرَکت والا) مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مُخْتَصَر سے حِصّے کے اندر سو (100) سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ الوہاب مُتَّقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ عمرے کا اِحرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعِرّانہ جایا کرتے تھے۔ (اخبار الاخیار ص ۲۷۸ ملخصاً) (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۳، ۲۳۲ ملخصًا)

کبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ ہو دیدارِ ماہِ عَرَب یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۸)

مسجِد تَنعِیم

مسجدُ الحرام سے تقریباً ساتکلو میٹر پر حُدودِ حَرَم سے باہَر مقامِ **تَنعِیم** پر یہ عالی شان مسجِد واقِع ہے ،اِسے **"مسجِد عائشہ"** بھی کہتے ہیں۔خوش نصیب زائرینِ کِرام یہاں سے **عمرے** کا اِحرام باندھتے ہیں، عوام اِس مقام کو **"چھوٹا عمرہ"** بولتے ہیں۔

مسجِدِ تنعیم کی تعمیرات

تنْعِیم کے اِس تاریخی مقام پر سب سے پہلے **محمد بن علی شافِعِی** رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **مسجِد** تعمیر کی، پھر **اَبُوالْعَبَّاس** امیر **مَکَّہ** نے **قُبّہ** (یعنی گنبد) بنوایا، بعد اَزاں ایک بوڑھی خاتون نے **خوبصورت مسجِد** بنوائی۔(بلد الامین ص۱۳۸،۱۳۹)

جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف اُن کو بھی اور سارے ہی سجدہ گزاروں کو سلام

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۰۹)

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت علّامہ **قُطْبُ الدِّین** رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حُضُورِ اکرم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔(بلدالامین ص ۲۰۱) یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ **کوہِ مروَہ** کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہَر آجایئے۔ سامنے نمازیوں کیلئے بَہُت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ

ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عظمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: "مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۷)

مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یاخدا پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۰)

غارِ حِرا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہُورِ رِسالت سے پہلے غارِ حِرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قِبْلَہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝۱ سے مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ تک پانچ آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارک مسجدُ الحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقع "جَبَلِ حِرا" پر ہے، اِس مبارک پہاڑ کو جَبَلِ نُور بھی کہتے ہیں۔ "غارِ حِرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثور نے تین (3) دن (Three Days) تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حِرا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۴۱)

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدار ثَور و حِرا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۸)

خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مکان

مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں رہے حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکانِ عالی شان میں سُکُونَت پذیر رہے۔ شہزادۂ عظیم سَیِّدُنا اِبراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عِلاوہ تمام اَولاد بَشُمول شہزادیِ کَونَین بی بی فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ سَیِّدُنا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہا اِس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہِ رسالت میں حاضِری دی، حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ مسجِدِ حرام کے بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! اب اِس مکانِ والا شان کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فَرش بنادیا گیا ہے۔ مروہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف (Left side) حسرت بھری نگاہوں سے صِرف اِس مکانِ عرشِ نشان کی فضاؤں کی زِیارت کر لیجئے۔

اے خدیجہ! آپ کے گھر کی فضاؤں کو سلام ٹھنڈی ٹھنڈی دلکشا مہکی ہواؤں کو سلام

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۴۱)

جَبَلِ ابوقُبَیس

جَبَلِ اَبُو قُبَیْس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقِع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اَہلِ مَکَّہ قَحط سالی کے موقع پر اِس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حَجَرِ اَسوَد جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔ (الترغیب والترھیب، ۲/۹۴، حدیث: ۱۷۸۲) اِس پہاڑ کو "اَلْاَمِین" بھی کہا گیا ہے کہ "طُوفانِ نُوح" میں حَجَرِ اَسْوَد اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت سَیِّدُنا

ابراھیم عَلَیْہِ السَّلام کو پُکار کر عَرض کی: ”حَجَرِ اَسوَد اِدھر ہے۔“ (بلدالامین، ص ۲۰۴ ملخصاً) منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا ہے چُنانچِہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر بَطورِ یادگار **مسجدِ ہِلال** تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۸ ملخصًا)

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، ص ۶۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عمرہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مکے مدینے کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور دینِ مَتِین کا پیغام عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک ”**مجلسِ حج و عُمرہ**“ بھی ہے۔ اس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی بہنیں حجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں ”**رَفِیْقُ الْحَرَمَین**“ اور ”**رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن**“ بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ پاک کے

گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ پاک مجلس حج و عمرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا۔☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو اللہ پاک نے حرم بنایا ہے۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں داخل ہونے والا امن پانے والا ہوجاتا ہے۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت ہوئی۔☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی زمین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ زمین ہے۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے کئی مقامات موجود ہیں۔☆مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں ہی امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظہور ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں حرمین طیبین کی بار بار باادب حاضریاں نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت

نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! سَفر کرنے کی کچھ سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰ ملخصًا)☆عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بغیر شوہر یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہو گی۔(فتاوی رضویہ، کتاب الحج، ج۱۰ص ۶۵۷) ☆عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔" (بہارِ شریعت، حصہ ۴ص ۱۰۱) ☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدُنا جُبَیر بِن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی: (1) سورۂ کٰفرون (2) سورۂ نصر (3) سورۂ اخلاص (4) سورۂ فلق (5) سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتِدا میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسۡمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسمِ اللہ شریف چھ بار) سَیِّدُنا جُبَیر بِن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مند

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

رہتا۔(ابویعلیٰ، ۲۶۵/۶، حدیث: ۷۳۸۲) ☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہئے ☆منزِل پر اُترتے وَقت یہ پڑھئے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصین، ص ۸۲) ☆دورانِ سفر بھی نماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو،☆راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جایئے

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

4جولائی 2018 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان (پاکستان کے لئے)